دسمبر
۲۰۰۱ء

اسلام میں طریقہ جنگ کی تطہیر و اصلاحات

۱۔ اہل عرب کا قاعدہ تھا کہ رات کو جب لوگ بے خبر سو جاتے' اچانک قتل و غارت گری شروع کر دیا کرتے۔ آنحضرت ﷺ نے اس وحشیانہ طرز کی اصلاح فرمائی۔ آپ جب کسی دشمن پر رات کے وقت پہنچ جاتے تو جب تک صبح نہ ہو جاتی، حملہ نہیں فرماتے تھے۔

۲۔ عربوں اور دیگر اقوام میں عام طور پر شدتِ انتقام میں دشمن کو زندہ جلا دینے کا رواج تھا۔ آنحضرتؐ نے اس وحشیانہ حرکت کو قطعاً ممنوع قرار دیا اور حکماً زندہ جلانے کی ممانعت فرما کر آگ میں جلانے کو صرف خدا کا حق قرار دیا۔

۳۔ دشمن کو باندھ کر قتل کرنا بھی معمول تھا۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے دشمن کو باندھ کر تکلیفیں دے دے کر یا تڑپا تڑپا کر مارنے سے منع فرما دیا۔ ایک صحابی عبدالرحمن بن خالدؓ نے لاعلمی میں چار دشمنوں کو باندھ کر قتل کر دیا۔ جب انہیں اسلام کے حکم کا علم ہوا تو اپنی غلطی کے کفارے کے طور پر چار غلام آزاد کیے اور سخت نادم ہوئے۔

۴۔ میدان جنگ کے علاوہ لوٹ مار سے منع کر دیا۔ فتح خیبر کے وقت کچھ مسلمانوں نے مفتوح قوم کے ساتھ زیادتی شروع کر دی۔ آنحضرت ﷺ کو علم ہوا تو آپ نے اسی وقت سب کو جمع فرما کر اسلام کا حکم پہنچاتے ہوئے فرمایا: فتح کے بعد تمہارے لیے ہرگز جائز نہیں کہ بلا وجہ ان کے گھروں میں گھس جاؤ یا خواتین پر ہاتھ اٹھاؤ یا ان کے پھل کھا جاؤ۔ آپؐ نے اس حکم کو قرآن کی طرح بلکہ اس سے زیادہ واجب العمل قرار دیا۔

۵۔ دشمن کے مویشی چھین لینے سے اسلام نے روک دیا۔ ایک جنگی سفر کے موقع پر اسلامی لشکر نے کچھ بکریاں چھین کر ان کا گوشت پکالیا۔ جب پیغمبر اسلام ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے آ کر پکے ہوئے گوشت کی دیگچیاں الٹ دیں اور فرمایا: النهبة ليست باحل من الميتة ''چھینا ہوا مال مردار کی طرح بدترین حرام ہے۔''

۶۔ اس دور کا عام دستور تھا کہ جب فوجیں نکلتیں تو ساری منزل اور راستوں میں پھیل جاتیں اور راہ گیروں کے لیے راستے تنگ یا بند ہو جاتے۔ پیغمبر اسلامؐ نے منادی کرائی: من ضيق منزلاً او قطع طريقاً فلا جهاد له یعنی جو کوئی منزل اور راستوں کو تنگ کرے گا اور راہ گیروں کو لوٹے گا، اس کا جہاد قبول نہیں۔